89693 ـ میلاد النبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کھانے کا حکم

سوال

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے سلسلہ میں تقسم کردہ اشیاء اور کھانے وغیرہ کھانا جائز ہیں ؟
کچھ لوگ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابو لہب نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد میں لونڈی آزاد کی تو اللہ تعالی نے اس روز اس کے عذاب میں کی کردی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی عید نہیں جسے عید میلاد النبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو، اور پھر صحابہ کرام اور نہ ہی تابعین عظام حتی کہ آئمہ اربعہ اور دوسرے بھی اپنےدین میں اس دن کو جانتے تك نہ تھے، بلکہ اس عید کو تو باطنیہ میں سے بعض جاہل اور بدعتی لوگوں نے ایجاد کیا، اور پھر لوگ اس بدعت پر عمل کرنے لگے اور ہر دور اور جگہ علماء کرام اس کو برا جانتے اور اس سے روکتے رہے.

اس بدعت کے متعلق تفصیلی انکار ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (10070) اور (13810) اور (70317).

دوم:

اس بنا پر اس دن جو اعمال بھی لوگ اس سے خاص کرتے ہیں وہ حرام اور بدعت اعمال میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری اس شریعت میں اس بدعتی عید کو جاری کرنا چاہتے ہیں، مثلا جشن منانا یا کھانے وغیرہ تقسیم کرنے جیسےاعمال.

شیخ فوزان اپنی کتاب " البیان لاخطاء بعض الکتاب " میں بیان کرتے ہیں:

" کتاب و سنت میں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشروع کردہ اعمال پر چلنے اور دین میں

بدعت ایجاد کرنے کی ممانعت کسی پر مخفی نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محتب کرنا چاہتے ہو تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) پیروی اور اتباع کرو اللہ تعالی تمہیں اپنا محبوب بنا لےگا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا .

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

تم اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے، اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر کسی اور کی اتباع مت کرو تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو الاعراف (3).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی الانعام (153).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے، اور سب سے بہتر اور اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور سب سے برے امور دین میں بدعات کی ایجاد ہے "

اور ایك دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے "

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

اور لوگوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں ان میں ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد النبی کا جشن منانا بھی شامل ہے اور لوگ اس جشن کو منانے میں کئی انواع اور اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں:

کچھ لوگ تو صرف اس جشن کو اجتماع بناتے ہیں اور اس میں اکٹھے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس مناسبت سے تقاریر اور قصیدے پڑھتے ہیں.

اور کچھ لوگ اس مناسبت سے کھانا وغیرہ اور مٹھائی تیار کر کے حاضرین کو پیش کرتے ہیں.

اور کچھ لوگ مساجد میں قیام کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنے گھروں میں قیام اور عبادت کرتے ہیں.

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مندرجہ بالا امور پر ہی اقتصار اور بس نہیں کرتے بلکہ ان کا یہ اجتماع اور امور حرام اور برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مرد و عورت کا اختلاط اور رقص و سرور کی محفل اور گانا بجانا بھی شامل ہے، یا پھر وہ شرکیہ اعمال مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور آپ کو دشمن کے خلاف مدد کےلیے پکارتےہیں.

اور یہ سب اشکال و انواع اور اس کے کرنے والوں کے مختلف اغراض و مقاصد مختلف ہونے کے باوجود بلاشك و شبہ یہ حرام اور بدعت ہے جو دین میں قرون مفضلہ کے کئی دور کے بعد ایجاد کی گئی ہے.

اس بدعت کو ایجاد کرنے والا سب سے پہلا شخص ملك المظفر ابو سعید کوکپوری ہے جو چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی کےشروع میں اربال کا بادشاہ تھا، جیسا کہ مؤرخین مثلا ابن کثیر اور ابن خلکان وغیرہ نے ذکر کیا ہے.

اور ابو شامہ کہتے ہیں:

موصل میں اس کو منانے والا سب سے پہلا شخص عمر بن محمد ملا تھا جو صالحین میں سے ایك صالح مشہور ہے، اور اربل کے بادشاہ نے اس کی پیروی میں یہ جشن منایا تھا.

دیکھیں: البیان لاخطاء بعض الکتاب (268 ـ 270).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ابو سعید کوکپوری کے ترجمہ میں کہتے ہیں:

" یہ شخص ربیع الاول میں میلاد النبی کا بہت بڑا جشن منایا کرتا تھا...

پھر کہتے ہیں: سبط کا کہنا ہے: مظفر کے جشن میلاد النبی میں حاضر ہونے والوں میں سے ایك کا بیان ہے کہ: اس جشن اور کھانے میں ملك مظفر پانچ ہزار بکرے اور دس ہزار مرغیاں بھون کر اور ایك لاکھ زبدیہ اور تیس ہزار حلوے کی پلیٹیں پیش کرتا....

یہاں تك کہتے ہیں:

اور صوفیوں کے لیے ظہر سے فجر تك محفل سماع قائم کرتا اور ان کے ساتھ خود بھی رقص کرتا تھا " اھـ

دیکھیں: البدایۃ (13 / 137).

اور وفیات الاعیان میں ابن خلکان کہتے ہیں:

" اور جب صفر کے ابتدائی ایام شروع ہوتے تو وہ ان قبوں کو مختلف قسموں کے قمقموں اور فخریہ زیبائش سے مزین کرتے، اور ہر قبے میں ایك گروپ گانے والا اور ایك گروپ ارباب خیال اور ایك گروپ کھیل تماشہ کرنے والا بیٹھتا، اور ان طبقات میں (قبوں کے طبقہ میں سے) سے کوئی طبقہ خالی نہ چھوڑتے بلکہ اس میں گروپ مرتب کرتے " اھـ

دیکھیں: وفیات الاعیان (3 / 274).

تو پھر اس دن بدعتی لوگ جو سب سے بڑا کام کرتے ہیں اور اس کا احیاء کرتے ہیں وہ مختلف قسم کےکھانے پکا کر تقسیم کرنا اور لوگوں کو کھانے کیدعوت دینا ہے، اس لیے اگر مسلمان اس عمل میں شریك ہو کر ان کا کھانا کھائے اور ان کے دستر خوان پر بیٹھے تو بلا شك و شبہ وہ اس بدعت کو زندہ کرنے میں معاون اور شریك ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المآئدۃ (2).

اسی لیے اہل علم کے فتاوی جات میں اس روز اور بدعتیوں کے دوسرے تہواروں میں تقسیم کیا جانے والا کھانا اور اشیاء تناول کرنے کو حرام بیان کیا گیا.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میلاد النبی کے موقع پر ذبح کردہ گوشت کھانےکا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو وہ میلاد والے (یعنی جس کا میلاد منایا جا رہا ہے) کے لیے ذبح کیا گیا ہے تو یہ شرك اکبر ہے، لیکن اگر اس نے کھانے کے لیے ذبح کیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اسے کھانا نہیں چاہیے، اور نہ ہی مسلمان اس مجلس اور میلاد میں حاضر ہو تا کہ وہ برائی کا عملی اور قولی طور پر انکار کر سکے؛ لیکن اگر وہ انہیں نصیحت کرنے اور اس بدعت کو بیان کرنےکےلیے وہاں حاضر ہو لیکن اس میں سے کچھ نہ کھائے " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (9 / 74).

ہماری اس ویب سائٹ پر اس سلسلہ میں کچھ فتاوی جات موجود ہیں، آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ

ضرور کریں.

سوال نمبر (7051) اور (9485).

واللہ اعلم .